REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT № R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ۔

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۵۲

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

کولمبو (سیلون) ۲۴ رفتح (دسمبر) ۔ (بذریعہ تار بتوسط احمدیہ مسلم مشن سیلون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہِ شفقت اطلاع فرماتے ہیں کہ :-

"ہر طرح خیریت ہے کسی طرح کی فکر کی کوئی بات نہیں"۔

★ — اس سے قبل گزشتہ جمعہ کے روز امام مسجد لنڈن کی طرف سے ۲۰ ردسمبر کی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی تھی کہ "حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں دعاؤں کی درخواست کر دی گئی ہے"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۸ رفتح ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ قادیان میں حالات معمول کے مطابق ہیں اور تمام درویشان اپنے دینی فرائض کی بجا آوری میں معمول کے مطابق مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل سب کے شاملِ حال رکھے آمین ۔

———✻———

۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۱ ہجری — ۳۰ رفتح ۱۳۵۰ ہش — ۳۰ ردسمبر ۱۹۷۱ء

ملفوظات

شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ!

خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو

یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اُترتے ہیں

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔

آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے۔ اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جز بن گئی تھی کچھ آگ کے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰىهَا۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ

اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے

اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں۔ اور درد مندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔ اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی۔ تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں۔ سو تم صبر سے دیکھتے رہو۔ کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرت مند ہے اور دعا میں لگے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
صفحہ ۱۳ تا ۱۵)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ر فتح ۱۳۵۰ ہش

اَفْشُوا السَّلَامَ

جنگ کے دنوں میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے منجملہ دیگر احتیاطی تدابیر کے علاقہ میں مکمل بلیک آؤٹ بھی ایک عمدہ تدبیر ہے۔ چنانچہ حالیہ جنگ کے دنوں میں جب قادیان اور اس کے مضافات میں مکمل بلیک آؤٹ کیا گیا تو نمازوں کے لئے مساجد میں آنے۔ خانگی ضرورت کے لئے گھر سے باہر آنے یا ٹھیکری پہرہ کے لئے رات کے اندھیرے ہی میں ہر شخص کو گھر سے باہر آنا جانا تھا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی روز مقامی احباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حکیمانہ ارشاد کی تعمیل اور خصوصیت سے اس پر عمل درآمد کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اَفْشُوا السَّلَامَ" سلام کہنے کو بکثرت رواج دو۔ اس وقت جبکہ رات کے اندھیرے میں احباب کو محلہ کے گلی کوچوں میں چلنا پھرنا ہوگا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر خصوصیت سے عمل کرکے اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کے اندھیرے میں جب بھی ایک احمدی دوسرے کے پاس سے گزرے تو ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے۔ اس سے جہاں ایک دوسرے کو سلامتی کا پیغام دینے اور اس کے حق میں دعا کرنے میں روحانی پہلو ظاہر ہوتا ہے تو ساتھ ہی حفاظتی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ طریق بڑا ہی مفید اور کارآمد ہے کیونکہ ایک لمبے عرصہ سے درویشانِ کرام ایک دوسرے کے قریب رہنے کے بعد ایک دوسرے کی آواز سے بخوبی آشنا ہو چکے ہیں۔ اس طرح باوجود رات کی سخت تاریکی کے بڑی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے گلی کوچوں میں کوئی اجنبی شخص تو گھوم پھر نہیں رہا ہے؟

بلیک آؤٹ کے یہ گنتی کے دن تو گزر گئے لیکن اس پہلو سے اپنی لطیف یادگار تمام مقامی احباب کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔ جو شخص بھی اس لطیف ارشادِ نبوی اور اس کی تعمیل کو اپنے دماغ میں مستحضر کرتا ہے تو ایک روحانی لذت اور سرور سے دل بھر جاتا ہے۔ ان تاریک راتوں میں احمدیہ محلہ کی گلی کوچوں اور بازاروں میں اس کثرت سے السلام علیکم کے دعائیہ تبادلے ہوئے کہ جن کا شمار حدِ امکان میں نہیں اور اس کی یاد سے ہر بار دل و جان پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے معطر ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ ایسی نیک تحریک، کرنے والے اور اہم روحانی نکتہ کی طرف متوجہ کرنے والے کے حق میں بھی دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے متعنا اللہ بطول حیاتہ و بارک اللہ فی مساعیہا۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام کا ایک ایک حکم اس کی تعلیم کا ایک ایک حصہ اپنے اندر نوعِ انسان کے لئے حیاتِ جاودانی کا پیغام رکھتا ہے۔ بڑی بھول ہوگی اگر کوئی اسلام کے کسی ایسے حکم کو چھوٹا اور معمولی خیال کرے، بسا اوقات ظاہرا طور پر معمولی اور چھوٹا نظر آنے والا حکم اپنے نتائج اور وسعت کے اعتبار سے بڑا اہم اور غیر معمولی نوعیت کا حامل بن جایا کرتا ہے لیکن جس صورت میں کہ مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا کئے جانے کا امتیاز حاصل ہے۔ حضورؐ کے ایک ایک جملہ اور ایک ایک لفظ میں معانی اور مطالب کے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں۔

رَسُولُ اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس ارشاد کی تعمیل کے لئے محترم صاحبزادہ صاحب نے مقامی احبابِ جماعت کو ان مخصوص دنوں میں متوجہ کیا یہ صرف انہی دنوں کے لئے نہیں بلکہ ہمہ وقت کام آنے والا ہے۔ نہ صرف اس پہلو سے کہ اس میں ایک مسلمان دوسرے کے لئے امن و سلامتی کی نیک خواہشات کا اظہار کرتا اور بارگاہِ الٰہی میں سب کی سلامتی کی دعائیں کرتا ہے، بلکہ یہ حکم ساری ہی دنیا ... امن وسلامتی کا پیغام بھی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان تمام بنی نوع انسان کی بھلائی اور اُن کے لئے حقیقی امن اور سلامتی کا خواہشمند ہے نہ صرف دل سے بلکہ اس کے عملی کردار میں ہر جگہ اس کی جھلک نمایاں طور پر نظر آنی چاہیئے۔ تبھی تو "سلام" کو بکثرت رواج دینے کے ارشاد کی تعمیل ممکن ہے۔ اور افشوا السلام کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی میں اشاعتِ اسلام کے فریضہ کی طرف بھی لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور ہر مسلمان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات جو نوعِ انسان کے لئے پائیدار امن وسلامتی کی ضمانت ہیں اُن پر عمل درآمد کرنے کی صورت میں ساری دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وسیع تر انسانی ہمدردی کی خاطر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرے اور قول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے بھی ساری دنیا پر واضح کر دے کہ اس پیارے مذہب کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ پھر اس سعی اور کوشش کا دائرہ کسی طبقہ یا خطۂ ارض میں محدود نہ رکھا جائے بلکہ بموجب متفق علیہ حدیث ایک مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ کہ امن وسلامتی کا یہ پیغام صرف اپنے جان پہچان کے افراد تک پہنچا کر مطمئن اور سبکدوش نہ ہو جاؤ بلکہ چاہیئے کہ جو تم سے تعارف بھی نہیں رکھتا اس تک بھی پہنچو اور اسلام کی تعلیم سے اُسے بھی واقف و آگاہ کرو!!

اسلام نوعِ انسان میں باہمی محبت اور الفت کا رشتہ استوار کرنے آیا ہے۔ ہر قسم کی اونچ نیچ۔ ذات پات کی تفریق کو یکسر مٹا دینا چاہتا ہے۔ اور ہر انسان کو مساوی پوزیشن دے کر عزت و احترام کے بلند مقام پر پہنچاتا ہے۔ اور آج دنیا کو ایسی ہی اعلیٰ و ارفع تعلیم کی ضرورت ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا کام ہے کہ ہادیٔ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں لگ جائیں۔ اپنے جان پہچان کے افراد تک اسلامی دعوت کو محدود نہ رکھتے ہوئے دنیا کے اُن کروڑوں اور اربوں افراد تک بھی اس آسمانی آواز کو پہنچائیں جو دور دراز کے علاقوں میں بستے ہیں تا وہ بھی اسلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھائیں —!!

ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں کرکے غیروں میں دنیا کے کناروں تک اسلام کے پیغام کو پہنچانے میں فی زمانہ بمقابلہ دیگر تمام فرقہ ہائے اسلامیہ، احمدیہ جماعت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اگرچہ جماعت کے یومِ تاسیس ہی سے وہ اس فریضہ کے سرانجام دینے میں مشغول ہے تاہم مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں صرف تحریرات کے ذریعہ برصغیر سے باہر یہ فریضہ ادا ہوتا رہا۔ لیکن جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا گیا یہ کام بھی زیادہ وسعت اختیار کرتا گیا تا آنکہ ۱۹۱۳ء میں لنڈن کے اندر جماعت کا باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں ماریشس میں ایسا ہی مشن کھلا۔ ۱۹۱۹ء میں نئی دنیا امریکہ میں بمقام شکاگو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ پہلا احمدیہ مسلم مشن قائم ہوا۔ ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ کے ذریعہ مغربی افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کا پیغام پہنچانے کے لئے نائیجیریا کے دارالسلطنت لیگوس میں تبلیغی مرکز قائم ہوا۔ ۱۹۲۵ء میں دمشق اور فلسطین اور مصر میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذریعہ مشنز قائم ہوئے۔ اسی سال ہندوستان کے مشرقی جانب واقع جزائر جاوا سماٹرا میں مولانا رحمت علی صاحب فاضل کے ذریعہ باضابطہ طور پر تبلیغ اسلام کے لئے تبلیغی مشن قائم ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں تحریکِ جدید کی مبارک تحریک کا اجراء ہونے پر تو ایسے مشنز کا اجراء نہایت ہی تیز رفتاری سے عمل میں آنے لگا۔ اور آج حالت یہ ہے کہ انگلستان۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ سپین۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ہنگری۔ سسلی۔ اٹلی۔ جرمنی۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملائیشیا۔ جزائر فجی۔ بورنیو۔ برما۔ ہانگ کانگ۔ ایران۔ جاپان۔ فلپائن۔ سیلون۔ مغربی و مشرقی افریقہ کے متعدد ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں۔

جن دنوں حضرت مصلح موعودؓ امام جماعتِ احمدیہ تحریکِ جدید کی مبارک تحریک کے تحت احبابِ جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ فرما رہے تھے تو ایک خطبہ جمعہ میں آپؓ نے جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں۔ پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرونِ اُولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو...... مَیں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں"

(خطبہ جمعہ ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۱)

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا جماعت کو یہ خطاب درحقیقت (باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

خطبہ جمعہ

جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے

خدا تعالیٰ کے فیضان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سے صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دعوےٰ تو یہ کریں کہ ہم ایمان لاتے ہیں لیکن ان کو

آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں

نہ ڈالا جائے۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ کیا لوگ یہ وہم بھی کر سکتے ہیں۔ کیا مسلمان اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہیں کہ انہیں یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے گا۔ انہیں تکلیف اور مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا انہیں ٹھوکریں نہیں لگیں گی۔ حالانکہ وہ دعوےٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لاتے ہیں قاعدہ کلیہ ہے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اسے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے۔ اگر یہ

قاعدہ کلیہ

ہوتا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ابتدائے اسلام میں یہ نہ فرماتا کہ تم کس طرح یہ خیال کرتے ہو کہ تم دعوےٰ تو یہ کرو کہ ہم ایمان لائے لیکن تمہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں نہ ڈالا جائے۔ دعوےٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ کسی تحریک کے شروع میں ایک شخص ایمان لایا ہو اور نہ وہ اپنے ایمان میں سچا ہو اور پھر آزمائشوں اور ابتلاؤں میں نہ ڈالا جائے۔ اُسے ٹھوکریں نہ لگیں۔ وہ مخالفت کی آگ میں نہ پڑے۔

پس ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جب اس نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ ہم ایک مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والے ہیں تو انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ڈالا جائے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ اگر یہ سچ ہے کہ تم ایمان لائے ہو تو یہ بات بھی سچ ہے کہ تمہیں ابتلاؤں میں ڈالا جائے گا۔

میں سمجھتا ہوں

کہ ہماری جماعت اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتی کہ ایمان کے ساتھ ابتلاء اور آزمائشیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ نے ان سے بچاؤ کی بھی کوئی صورت بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو تو یہ بات مت نظر انداز کرو کہ تمہاری مخالفت کی جائے گی۔ تم پر ابتلاء اور مصائب آئیں گے۔ تمہیں ٹھوکریں لگیں گی۔ تمہیں مارا جائے گا۔ تمہیں بے عزت کیا جائے گا۔ تمہیں بے وطن کیا جائے گا لیکن اس نے اس کا کوئی علاج بھی بتایا ہے۔ ہم قرآن کریم دیکھتے ہیں

قرآن کریم میں

خدا تعالیٰ نے اس کا علاج بھی بتایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ کہ جب تم پر مصائب آئیں ابتلاء اور آزمائشیں آئیں، ٹھوکریں لگیں تو اس کے دو ہی علاج ہیں جو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں۔ اور وہ

صبر اور صلوٰۃ

ہیں۔ مگر یہ صبر و صلوٰۃ آسان بات نہیں۔ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ۔ یہ بڑی بوجھل چیزیں ہیں۔ مگر جو لوگ خاشع ہیں، جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہوتا ہے وہ اس بوجھل چیز کو اٹھانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ عملاً دیکھ لو مسلمانوں میں کتنے نمازی ہیں۔ وہ لوگ جو تعزیریں کرتے ہیں کہ پاکستان میں

اسلامی دستور کا نفاذ

ہونا چاہیئے شاید پانچ نمازوں میں سے ایک آدھ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اگر مساجد کو دیکھا جائے تو بہت تھوڑی مساجد آباد ہیں اکثر مساجد غیر آباد ہوتی ہیں۔ اگر نمبرداروں کو لیا جائے تو ان میں فی صدی وہ لوگ ہیں جو نمبردارہ...

اوقات میں نماز نہیں پڑھتے۔ دوسرے اوقات میں وہ رسماً نمازیں پڑھ لیتے ہیں ہماری جماعت کو یہ ایک فضیلت حاصل ہے۔ اور فضیلت ہونی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص

نماز کی قدر

کو سمجھتا ہے لیکن وہ لوگ جو نماز میں سست ہیں وہ آخر کیوں سست ہیں۔ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے میں بہت سی دقتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ یہ بڑی بوجھل چیز ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ بڑی آسان چیز ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ یہ بڑی مشکل چیز ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ فرماتا ہے کہ جس شخص کے دل میں خوف ہوتا ہے وہ اس بوجھ کو بھی خوشی سے اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دوسرے اوقات میں تو ممکن ہے کسی میں کبر ہو، غرور ہو۔ لیکن جب وہ مصائب میں پس رہا ہو تو اسے خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنے میں کیا روک ہو سکتی ہے۔

پس ہماری جماعت کو

مشکلات کے مقابلہ میں

دعا اور نماز کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میرے تو کبھی وہم میں بھی نہیں آیا کہ کوئی احمدی نماز چھوڑتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا احمدی ہے جو نماز کا پابند نہیں تو میں اُسے کہوں گا کہ دقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس وقت تم پر نماز گراں نہیں ہونی چاہیئے۔ مصیبت کے وقت میں نماز گراں نہیں ہوتی۔ مصیبت کے وقت لوگ دعائیں مانگتے ہیں۔ گریہ و زاری کرتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں جب زلزلہ آیا تو اس وقت ہمارے ماموں میر محمد اسمٰعیل صاحب لاہور میں پڑھتے تھے۔ آپ ہسپتال میں ڈیوٹی پر تھے کہ زلزلہ آیا۔ آپ کے ساتھ ایک ہندو طالب علم بھی تھا۔ وہ دہریہ تھا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہنسی اور مذاق کیا کرتا تھا۔ جب زلزلہ کا جھٹکا

آیا تو وہ رام رام کر کے باہر بھاگ آیا۔ جب زلزلہ رک گیا۔ تو میر صاحب نے اُسے کہا کہ تم رام رام پر ہنسی اڑایا کرتے تھے اب تمہیں رام کیسے یاد آ گیا؟ اُس وقت خوف کی حالت جاتی رہی تھی زلزلہ ہٹ گیا تھا۔ اس نے کہا غلطی ہو گئی۔ عادت پڑی ہوئی ہے اور منہ سے یہ الفاظ نکل جاتے ہیں۔ پس

حقیقت یہ ہے

کہ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ یاد آ جاتا ہے جس شخص کو مصیبت کے وقت بھی خدا تعالیٰ یاد نہیں آتا سمجھ لو کہ اُس کا دل بہت شقی ہے وہ اب ایسا لا علاج ہو گیا ہے کہ خطرہ کی حالت بھی اسے علاج کی طرف توجہ نہیں دلاتی۔

پس اگر ایسے لوگ جماعت میں موجود ہیں جو نماز کے پابند نہیں تو میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ وقت ایسا ہے کہ انہیں اپنی نمازوں کو پکا کرنا چاہیئے۔ اور جو نماز کے پابند ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ آپ اپنی نمازیں سنواریں اور جو لوگ اپنی نماز سنوار کر پڑھنے کے عادی ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ وقت دعا کا ہے۔ تہجد کی عادت ڈالیں۔ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور فرمائے اور لوگوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ دشمن کیا کہتا ہے لیکن یہ ڈر ضرور ہے کہ جب اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تو اکثر لوگ صداقت کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ پس ہماری

سب سے مقدم دعا

یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور کر دے جو لوگوں کے صداقت قبول کرنے میں روک ہیں۔ اور ان کی توجہ اس کی طرف سے پھیر رہی ہیں۔ ابتلاء مانگنا منع ہے لیکن اس کے دور ہونے کے لئے دعا سنت ہے اس لئے یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ وہ روکیں دور کر دے جو لوگوں کو صداقت قبول کرنے سے ہٹا رہی ہیں اور ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہیں اور ہماری ... مندیوں کو دور کر دے ...

درحقیقت

ایمان کا کمال یہ ہے

کہ انسان خوف اور امن دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے۔ اگر کوئی شخص خوف اور امن دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کے سامنے جھکتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسے امن دیتا ہے۔ لیکن جو مومن خوف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے جھکتا ہے امن کی حالت میں نہیں۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے ٹھوکر پیدا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اُسے مرتد کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے امن کی حالت پیدا کر دیتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ پس جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ

نماز سنوار کر پڑھیں

اور جو نماز سنوار کر پڑھنے کے عادی ہیں وہ تہجد کی عادت ڈالیں۔ پھر نوافل کے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ پھر نہ صرف نوافل پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی نوافل پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ خدا تعالیٰ نے لوگوں کو روزہ کی عادت ڈالنے کے لئے ایک ماہ کے روزے فرض کئے ہیں۔ روزے فرض ہونے کی وجہ سے ایک مسلمان ایک تو خود جاگتا ہے۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کو بھی جگاتا ہے۔ ڈھول پیٹتے ہیں۔ اور اس طرح تمام لوگ اس مہینہ میں تہجد کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ایک ہمسایہ روزہ کے لئے نہ اُٹھتا تو دوسرا بھی نہ اُٹھتا۔ لیکن چونکہ ایک آدمی روزے کے لئے اُٹھتا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرا بھی بیدار ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس طرح روزے فرض کرنے میں ایک حکمت یہ بھی رکھی کہ سب لوگوں کو اس عبادت کی عادت پڑ جائے۔ پس اس قسم کی تدبیریں اور کوششیں جاری رکھنا بھی ضروری ہے۔ ربوہ کی جماعت کے افسران اور عہدیداران محلوں میں تہجد کی تحریک کریں۔ اور جو لوگ تہجد پڑھنے کے لئے تیار ہیں ان کے نام لکھ لیں۔ اور جب وہ چند دنوں کے بعد

اپنے نفوس پر قابو

پالیں۔ تو انہیں تحریک کی جائے کہ وہ باقیوں کو بھی جگائیں۔ جب سارے لوگ اُٹھنے شروع ہو جائیں۔ جیسے جیسے تک بائیں تو کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نماز پڑھنے کو دل تو چاہتا ہے لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے بیدار نہیں ہوتے۔ وہ بھی تہجد کے لئے اُٹھ بیٹھیں گے۔ رمضان میں لوگ اُٹھ بیٹھتے ہیں۔ اس لئے کہ اردگرد شور ہوتا ہے۔ اکیلے آدمی کو اُٹھائیں تو وہ سو جاتا ہے لیکن رمضان میں وہ نہیں سوتا۔ اس لئے کہ اردگرد کی آوازیں آتی ہیں۔ کوئی

قرآن کریم

پڑھتا ہے کوئی دوسرے کو جگاتا ہے۔ کوئی دوسرے آدمی سے یہ کہتا ہے کہ ہمارے ہاں ماچس نہیں فلاں ماچس دے دو۔ ہمارے ہاں مٹی کا تیل نہیں۔ تھوڑا سا مٹی کا تیل دو۔ ہمارے ہاں آگ نہیں آگ دو۔ کوئی کہتا ہے میں سحری کھانے کے لئے تیار ہوں روٹی تیار ہے؟ یہ آوازیں اس کا سونا دو بھر کر دیتی ہیں۔ وہ کہتا ہے نیند تو آتی نہیں بیٹھنا کیا ہے چلو چند نفل ہی پڑھ لو۔ رمضان بے شک بابرکت ہے لیکن رمضان میں

جاگنے کا بڑا ذریعہ

یہی ہوتا ہے کہ اردگرد سے آوازیں آتی ہیں اور وہ انسان کو جگا دیتی ہیں۔ ایک آدمی آٹھ بجے سوتا ہے اور اسے دو بجے بھی جاگ نہیں آتی۔ لیکن ایک آدمی بارہ بجے سوتا ہے لیکن تین بجے اُٹھ بیٹھتا ہے۔ اس لئے کہ اردگرد سے آوازیں آتی ہیں۔ ذکر الٰہی کی آوازیں آتی ہیں قرآن کریم پڑھنے کی آوازیں آتی ہیں۔ کوئی کسی کو جگا رہا ہوتا ہے اور کوئی کھانا پکا رہا ہوتا ہے اور اس کی آواز اُسے آتی ہے۔ اس لئے صرف تین گھنٹے سونے والا بھی اُٹھ بیٹھتا ہے۔

یہ ایک تدبیر ہے

جس سے جاگنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ پس مقامی عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اس کا محلوں میں انتظام کریں اور پھر اسے باہر بھی پھیلایا جائے تا آہستہ آہستہ لوگ تہجد کی نماز کے عادی ہو جائیں۔ پھر اگر کوئی تہجد کا مسئلہ پوچھے۔ تو اسے کہو کہ اگر تہجد رہ جائے تو اشراق کی نماز پڑھو جو دو رکعت ہوتی ہے وہ بھی رہ جائے تو ضحٰی پڑھو جو تہجد کی طرح دو سے آٹھ رکعت تک ہوتی ہے۔ اس طرح تہجد اور نوافل کی عادت پڑ جائے گی۔

صلوٰۃ کے دو معنے

ہیں۔ نماز اور دُعا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ تم مدد مانگو صبر نماز اور دعا سے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے اس میں شبہ ہی کیا ہے کہ کوئی شخص اس پر غالب نہیں آ سکتا اگر خدا تعالیٰ ہے تو سیدھی بات ہے کہ اس سے زیادہ طاقتور اور کوئی نہیں۔ تو یقیناً وہ شخص جیتے گا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہے۔ بے شک کسی کے ساتھ دنیا کی سب طاقتیں ہوں، جلسے ہوں، جلوس ہوں۔ نعرے ہوں، قتل و غارت ہو۔ قید خانے ہوں، پھانسیاں ہوں۔ لعنت و ملامت ہو لیکن جیتے گا وہی جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہے دلوں کی حالت کے متعلق

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں۔ إِنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ۔ خدا تعالیٰ ہی دلوں کے بھید جانتا ہے وہی دلوں کو بدل سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان کے کیا خیالات ہیں اور ان کا ردِ عمل کیا ہے وہ دلوں کو جانتا ہے۔ وہ اعمال کو جانتا ہے اور ان کے ردِ عمل کو جانتا ہے

خدا تعالیٰ کہتا ہے

کہ جو میری طرف آتا ہے اسے دلوں کی طرف ایک سرنگ مل جاتی ہے۔ آخر دلوں کو بدلنے کا کون سا ذریعہ ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں خدا تعالیٰ نے ان کا ذریعہ صبر و صلوٰۃ مقرر کر دیا ہے۔ صبر کے یہ معنے ہیں کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ مقدم ہے اور باقی ہر ایک چیز مؤخر ہے۔ اس لئے وہ اس کے لئے ہر مشکل اور تکلیف کو برداشت کر لیتا ہے۔ گویا صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ صبر جبری محبت ہے اور صلوٰۃ طوعی محبت ہے کچھ کام جبری طور پر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا یہ چیز جبری ہے۔ مشکلات اور مصائب تم خود پیدا نہیں کرتے۔ دشمن

مشکلات اور مصائب

لاتا ہے اور تم انہیں برداشت کرتے ہو اور خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے۔ لیکن نماز طوعی ہے۔ نماز تمہیں کوئی اور نہیں پڑھاتا۔ نماز تم خود پڑھتے ہو۔ پس تم صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہو اور نماز میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہو یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے اور

خدا تعالیٰ کا فیضان

جاری ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے فیضان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس سے صبر و صلوٰۃ کے ساتھ دعا مانگو خدا تعالیٰ کا دلوں پر قبضہ ہے وہ انہیں بدل دے گا

میں جب تم سے کہتا تھا کہ جماعت پر ایک اور ابتلاء کا زمانہ آنے والا ہے اس لئے تم بیدار ہو جاؤ۔ اس وقت تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تھے۔ تم ہنسی اڑاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ کہاں کی باتیں کرتے ہیں ہمیں تو یہ بات نظر آتی۔ اور اب جب کہ فتنہ آ گیا ہے میں کہتا ہوں

کہ مت گھبراؤ میں پھر کہتا ہوں

کہ جس طرح ایک بگولا آتا ہے اور چلا جاتا ہے یہ فتنہ مٹ جائے گا۔ یہ سب کارروائیاں ھباءً منثورا ہو جائیں گی خدا تعالیٰ کے فرشتے آئیں گے اور وہ ان مشکلات اور ابتلاؤں کو جھاڑو دے کر صاف کر دیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ تم صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ میری مدد مانگو میں تمہیں مدد دوں گا لیکن تم دو باتیں کرو۔ اوّل مصائب اور ابتلاؤں پر گھبراؤ نہیں انہیں برداشت کرو۔ دوسرے

نمازوں اور دعاؤں پر زور دو

تا مجھے پتہ لگ جائے کہ تمہاری محبت کامل ہو گئی ہے۔ اور جب تمہاری محبت کامل ہو جائے گی۔ تو میں بھی ایسا بے وفا نہیں ہوں کہ میں اپنی محبت کا اظہار نہ کروں۔

درخواست دُعا

۔۔۔ خاکسار کی خوشدامنہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے فسٹیولا میں مبتلا چلی آرہی ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ بھی ان دنوں بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں کا محتاج ہوں۔

۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے برادر نسبتی مکرم مولوی خلیل احمد صاحب آف بجنورہ ضلع سہارنپور (یو۔پی) کو مورخہ ۲۳ نبوت (نومبر) بروز سوموار لڑکی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر نیز نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار

افتخار المجیب

کارکن دفتر وقف جدید قادیان

منقولات

تبلیغ ایک اعلیٰ درجہ کا دانشمندانہ فعل ہے

ہفت روزہ "الجمعیۃ" دہلی کا مندرجہ ذیل فکر انگیز مقالہ ایک ایسی اہم ملّی ضرورت کی تعیین کرتا ہے جس کی کمی کا احساس وقتاً فوقتاً قوم کے دانشوروں کو بے چین کرتا رہتا ہے مگر افسوس کہ اس تعلق میں معاملہ کبھی بھی افراد کی بے حسی اور اربابِ قوم کی ذہنی و قلبی بے چینی سے آگے نہیں بڑھ سکا ——— اس کے بالمقابل بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ اپنی بے بضاعتی کے باوجود اس اہم ملّی ضرورت کو جس احسن طریق پر پورا کر رہی ہے وہ کسی بھی اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ گو ہم زیرِ نظر اشاعت کے اداریئے میں بھی اس موضوع پر کسی قدر روشنی ڈال رہے ہیں۔ تاہم اس تعلق میں تفصیلی گفتگو انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ نشست میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی ——— (ایڈیٹر بدر)

"آج کل یہ ایک عام رواج ہو گیا ہے کہ مسجدوں میں کسی نماز کے بعد (عموماً نماز فجر کے بعد) درسِ قرآن دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر بھی لگا دیا جاتا ہے تاکہ وہ "غائب" کے لئے شاہد کا نمائندہ بن جائے اور کسی تاخیر کے بغیر ان لوگوں تک بھی بات پہنچ جائے جو مجلس میں موجود نہیں ہیں۔

یہ کام اگر بطور "کارِ ثواب" کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن خوانی کی مانند کسی نہ کسی طرح اس کا ثواب متعلقہ افراد کو پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس سے مقصود تبلیغ ہے تو یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ اعلیٰ مقصد اس قسم کے درسوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔

تبلیغ کے دو درجے ہیں۔ ایک یہ کہ وقت کے کارفرما طبقے کو خطاب کیا جائے جن کو قرآن میں ملأ قوم کہا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ عام اور نچلی سطح کے لوگوں تک بات پہنچائی جائے جن کو سردارانِ قریش نے طنزاً "اراذل قوم" کہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ موجودہ درسوں کے ذریعہ ان میں سے کسی طبقہ تک بھی بات نہیں پہنچتی۔

اگر آپ کے اندر یہ حوصلہ ہے کہ آپ وقت کے کارفرما طبقہ (ملأ قوم) کو خطاب کریں تو سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ آپ خود اپنی تیاری کیجئے۔ کیونکہ یہ طبقہ جس زبان اور جس اسلوب کلام سے آشنا ہے اسی میں بات پہنچانا اس کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ہمارے "مذہبین" اس طرزِ تبلیغ سے بالکل بے بہرہ ہیں۔

اور اگر آپ نچلے طبقات میں اللہ کا کلام پہنچانا چاہتے ہیں تو اللہ کے یہ بندے مسجد کے رنگین فرشوں اور سنگِ مرمر کے ممبروں پر نہیں ملیں گے۔ ان کو پانے کے لئے آپ کو مسجدوں اور حجروں سے باہر نکلنا پڑے گا یہ لوگ وہ ہیں جو تنگ گلیوں، گندے محلوں، رین بسیروں اور فٹ پاتھوں پر زندگی گزارتے ہیں۔ آپ وہاں جائیے۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوجیئے۔ ان کی نفسیات کو سمجھئے اور "قولِ بلیغ" کی زبان میں ان سے بات کیجئے۔

مسجدوں میں جو لوگ نماز کے لئے آتے ہیں وہ عام طور پر وہ لوگ ہوتے ہیں جو بوڑھے ہو چکے ہیں جن کے لئے اب اس کے سوا کوئی کام نہیں کہ مسجد سنبھال لیں اور نماز روزہ میں اپنی زندگی کے آخری ایام ختم کر دیں۔ ان کے سامنے درس دینا ایک تبرک یا کارِ ثواب تو ہو سکتا ہے مگر اس کو تبلیغ و دعوت نہیں کہا جا سکتا۔

جہاں تک لاؤڈ اسپیکر کا تعلق ہے اس کی حیثیت بھی کارِ ثواب میں ایک پُر شور اضافہ کے سوا اور کچھ نہیں کیونکہ مسجد کے باہر کی مخلوق کے لئے عملاً وہ ایک بے معنی شور و غل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

تبلیغ ایک اعلیٰ درجہ کا دانشمندانہ فعل ہے اور کوئی شخص اس وقت مبلغ نہیں بن سکتا جب تک اس کو اس کی واقعی حیثیت میں انجام نہ دے۔" (ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی ص۵ ۲۴-۱۲-۷۱)

ایک نہایت ضروری اعلان

نظارت ہذا کی اجازت کے بغیر کوئی چندہ جمع نہیں کیا جا سکتا

نظارت ہذا میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) کے پریذیڈنٹ مکرم محمد عبدالباقی صاحب ایم۔اے برہ پورہ میں کوئی سکول جاری کرنے کیلئے بھارت کی جماعتوں اور افراد کو چندہ کی تحریک کر رہے ہیں۔ مکرم محمد عبدالباقی صاحب نئے اور جوشیلے احمدی ہیں لیکن انہیں جماعت کے بعض اصولوں کا علم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے عدمِ علم کی بناء پر مرکز سے چندہ کی اجازت حاصل کئے بغیر ایسی تحریک شروع کر دی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی جماعت یا دوست اس تحریک پر عمل نہ کریں اور جس جماعت یا دوست کے پاس ان کی چٹھیاں آئی ہوں وہ نظارت ہذا کو ارسال کر دیں۔ نیز اگر کسی دوست نے کوئی چندہ بھجوایا ہو تو اس چندہ کی مقدار سے بھی اطلاع دیں۔ مکرم عبدالباقی صاحب کو نظارت ہذا کی طرف سے صحیح طریق کار تحریر کیا جا رہا ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اَفْشُوا السَّلَامَ (اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَفْشُوا السَّلَامَ اور تقرأ السلام علیٰ من عرفت ومن لم تعرف کی۔ گویا عملی تکمیل تھی اور خدا کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود کی اس تحریک میں خدا تعالےٰ نے ایسی برکت ڈالی ہے کہ نتائج ساری دنیا کے سامنے ایک واضح حقیقت بن کر جلوہ گر ہیں۔ اور آج جماعت احمدیہ کو اپنی تبلیغی مہمات کے نتیجہ میں بین الاقوامی پوزیشن حاصل ہو چکی ہے۔ اور ساری دنیا میں تمام فرقہ ہائے اسلامیہ میں احمدیہ جماعت کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ تبلیغِ اسلام کی بات کے ساتھ احمدیہ جماعت کا یاد آ جانا ایک لازمی امر بن چکا ہے۔ کاش! دوسرے مسلمان بھی اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہوتے اور وہ بھی اس کی برکات سے اُسی طرح متمتع ہوتے جس طرح جماعتِ احمدیہ کے افراد متمتع ہوئے

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

خوش قسمت ہیں وہ دوست جو یہ سعادت حاصل کریں

دارالمسیح کے تمام مکانات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برکت اور تقدس سے نوازا ہے۔ کیونکہ یہ وہ مقدس مقامات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور رشید الحضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پاک زندگی بسر کی اور جہاں دن رات اللہ تعالیٰ کی تازہ تازہ وحی لے کر خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے رہے۔ اور جہاں سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے زبردست منصوبے اور پروگرام مرتب ہوئے۔

زندہ قومیں اس قسم کے مقاماتِ مقدسہ کو جان و دل سے عزیز سمجھ کر ان کی حفاظت بھی کرتی ہیں اور یہ کوشش ہمیشہ کرتی رہتی ہیں کہ یہ مقامات آنے والی نسلوں کی زیارت گاہ بننے کے لئے محفوظ اور مضبوط رہیں اور ان کی دیکھ بھال اور مرمت کا ایک مستقل سلسلہ جاری رہے۔

دارالمسیح کے مکانات جن میں سے بعض ڈیڑھ دو صدی قبل تعمیر ہوئے تھے۔ بہرحال مرورِ زمانہ کے اثرات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ ان کی بر موقع مرمت کا بہترین انتظام کرے تاکہ آنے والی نسلیں ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے ساتھ ہمارے لئے دعائیں کریں کہ ہم نے فرض شناسی کے ساتھ کام لیا ہے۔ اور یہ امانت بحفاظت ان تک پہنچائی ہے۔

دارالمسیح کے اپریا کے مکانات خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی وسیع رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ مرمت کا تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی ضروریات کو مؤخر کرتے ہوئے بھی اس تقاضا کو بہرحال پورا کریں۔

اس وقت اس غرض کے لئے آٹھ ہزار (-/۸۰۰۰) روپے کی رقم درکار ہے۔ اگر جماعت کے مالدار دوست اس طرف توجہ فرمائیں تو اس کام کو انجام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کبھی ضروری نہیں کہ صرف مالدار مخلصین پر ہی یہ کام چھوڑ دیا جائے۔ جماعت کا غریب طبقہ بھی اس سعادت میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے۔ چاہے وہ سالانہ -/۵ روپے ہی اس مد میں ادا کریں۔ جب ساری جماعت کا روپیہ جمع ہو گا تو انشاء اللہ وہی ہزاروں کی شکل اختیار کر لے گا۔

لہٰذا جماعت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ مالدار احباب اپنی حیثیت کے مطابق اور جماعت کے غرباء اپنی طاقت کے مطابق اس کارِ خیر میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں۔

ایسی تمام رقوم "مرمت مقاماتِ مقدسہ" کی مد میں مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرما دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

شکرانہ اور درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کی ملازمت میں ترقی عطا فرمائی ہے فالحمد للہ علےٰ احسانہٖ اس خوشی میں مبلغ -/۶ روپے درویش فنڈ اور -/۴ روپے امانت بدر میں بطور شکرانہ ارسال کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں مزید دینی و دنیوی ترقیات کے حصول نیز اپنے اہل و عیال اور افرادِ خاندان کی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد دین جھوجھنڈار (بہار)

تفسیر صغیر کے شائقین کے لئے خوشخبری

دیدہ زیب ایڈیشن جلد قادیان سے شائع ہو رہا ہے

احباب جماعت کی خدمت میں یہ خوشکن اطلاع دی جا رہی ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے تفسیر صغیر جو اس وقت یہاں نایاب تھی، طبع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ بڑی شدت سے اس کمی کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ آخری جنوری ۱۹۷۲ء تک تفسیر صغیر چھپ کر تیار ہو سکے گی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ابھی سے حسب ضرورت نسخے ریزرو کروا لیں۔ ہدیہ فی نسخہ مبلغ اٹھارہ روپے ہوگا۔ علاوہ محصول ڈاک جو مع پیکنگ خرچ کم و بیش پانچ روپے ہوگا۔ البتہ جو دوست ۳۱ر جنوری ۱۹۷۲ء تک پوری رقم بطور پیشگی بھجوا دیں گے انہیں ایک روپیہ فی نسخہ رعایت دی جائے گی۔ علاوہ محصول ڈاک جو مع پیکنگ خرچ کم و بیش پانچ روپے ہوگا۔ تاجرانہ طریق پر ایک درجن یا زائد نسخے منگوانے پر ایک روپیہ فی تفسیر کمیشن دیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۔/۷۵ روپیہ کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا انتظام کیا جا سکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیل زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار امیر جماعت احمدیہ قادیان کو اطلاع دیں تا اُن کی جانب سے وقت پر قربانی کروا دی جائے۔ اور رقم بعد میں وصول کر لی جائے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ایک نظر اس طرف بھی!

تحریک جدید کا نیا مالی سال شروع ہوئے قریباً دو ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ جملہ جماعتوں کو فارم وعدہ جات بھجوا کر نئے سال کے وعدہ جات ارسال کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا ایسے جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

وکیل المال تحریک جدید قادیان

چندہ جات بھجوانے والے عہدیداران کی خدمت میں

ضروری گذارش

قادیان میں سٹیٹ بنک آف انڈیا کی برانچ مورخہ ۲۰/۱۲/۷۱ کو کھل چکی ہے۔ اس لئے مرکز میں ہر قسم کا چندہ یا رقم بھجوانے کے لئے سٹیٹ بنک کا ڈرافٹ بھجواتے وقت قادیان برانچ پر ارسال فرمایا کریں۔ اس بنک میں صدر انجمن احمدیہ کے نام کا حساب کھول دیا گیا ہے۔ اس طرح رقوم جات بھجوانے میں منی آرڈر کی نسبت رقم کمیشن میں بچت ہوگی اور جلد از جلد ہمارے حساب میں آ جائے گی۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

محلہ احمدیہ سے ویلفیئر آفیسر اور پولیس گارڈ کی واپسی!

قادیان ۲۳ر دسمبر۔ افسران ضلع کی خصوصی توجہ سے حلقہ درویشان کی سیکیورٹی کے لئے جو پولیس گارڈ اور ویلفیئر آفیسر احمدیہ محلہ میں متعین تھے کل بتاریخ ۲۲ر دسمبر حالات کے معمول پر آ جانے کے سبب یہاں سے فارغ ہو کر واپس چلے گئے۔

گذشتہ نازک ایام میں ان کی معیت میں امرتسر میں اخبار بدر کی اشاعت اور ضروری ادویات لانے اور اسی طرح بٹالہ و گورداسپور کے ضروری جماعتی و انفرادی سفر کرنے میں سہولت رہی۔ جماعت کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والے تمام افسران و عملہ پولیس کا جماعت شکریہ ادا کرتی ہے

جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے صدقہ

موجودہ ہنگامی اور پُر خطر حالات میں مقدس مقامات سلسلہ کی حفاظت، سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور بزرگان و درویشان سلسلہ کی خیر و عافیت کے لئے جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کے مخلص احباب نے انفرادی و اجتماعی دعاؤں کے علاوہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ مزید صدقات اور دعاؤں کی تحریک جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر دعاؤں اور صدقات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور جماعت کو ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے آمین۔ جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں احباب جماعت احمدیہ کیرنگ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

شکرانہ اور درخواست دعا

الحمد للہ کہ خاکسار کا چھوٹا بھائی ناصر احمد تیماپوری میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے بطور شکرانہ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے ٹائیپسٹ کے امتحان میں بھی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: محمد عمر تیماپوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار ٹرل

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز:- 23—1652 23—5222